قرآن مجید کے حروف مقطعات

الطاف علی قریشی

قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں میں مضمون سورۃ شروع ہونے سے پہلے کچھ مفرد حروف آتے ہیں ۔ ان کو مقطعات کہتے ہیں ۔ مثلاً سورۃ البقرہ کے شروع میں اِلٓمٓ ایک مقطعہ ہے جس میں تین حرف ہیں ، الف لام اور میم ۔ اسی طرح سورۂ مریم کے شروع میں کھیعص ہے ۔ اس میں پانچ حرف ہیں ، کاف ھا ۔ یا ۔ عین ۔ صاد ۔ ان تمام مقطعات کے حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں ، ملا کر نہیں پڑھے جاتے ۔ ان پر کہیں کہیں مد اور کھڑا زبر بھی لگا دیتے ہیں ۔ پس مقطعات اور حروف مقطعات میں یہ فرق سمجھ لیں کہ الم ۔ الر ۔ کھیعص ، یہ مقطعات کہلاتے ہیں ، اور الف ۔ لام ۔ میم یا الف لام ۔ را یا کاف ۔ ھا ۔ یا عین ۔ صاد ، یہ حروف مقطعات ہیں ۔

کل مقطعات قرآنی مع مکررات ۳۰ ہیں ۔ اگر مکررات کو شمار نہ کیا جائے تو مقطعات کی تعداد ۱۴ بنتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

(۱) الم ، ٦ دفعہ ۔ (۲) المص ، ۱ دفعہ ۔ (۳) الر ، ۵ دفعہ ۔ (۴) المر، ۱ دفعہ ۔

(۵) کھیعص ، ۱ دفعہ ۔ (٦) طہ ، ۱ دفعہ ۔ (۷) طسم ، ۲ دفعہ ۔ (۸) طس ، ۱ دفعہ ۔

(۹) یٰسٓ ، ۱ دفعه ـ (۱۰) ص ، ۱ دفعه ـ (۱۱) حم ، ۷ دفعه ـ
(۱۲) حم عسق ، ۱ دفعه ـ
(۱۳) ق ، ۱ دفعه ـ (۱۴) ن ، ۱ دفعه ـ

قرآن مجید کی ان سورتوں کے نام جن میں یہ مقطعات آتے ھیں مع پاره نمبر کے درج ذیل ھیں ـ صرف سورة الشوریٰ میں دو مقطعات ھیں ـ

نمبر شمار	پاره نمبر	نام سوره	مقطعات
(۱)	۱	البقرۃ	الـم
(۲)	۳	ال عمران	الـم
(۳)	۸	اعراف	المص
(۴)	۱۱	یونس	آلر ا
(۵)	۱۱	هـود	الر
(۶)	۱۲	یوسف	آلر
(۷)	۱۳	الرعد	المر
(۸)	۱۳	ابراهیم	آلر
(۹)	۱۴ ـ ۱۳	الحجر	آلر
(۱۰)	۱۶	مریم	کهیعص
(۱۱)	۱۶	طه	طه
(۱۲)	۱۹	الشعراء	طسم
(۱۳)	۱۹	النمل	طس
(۱۴)	۲۰	القصص	طسم
(۱۵)	۲۰	العنکبوت	الـم

(۱٦)	۲۱	الروم	الـم
(۱۷)	۲۱	لقمان	الـم
(۱۸)	۲۱	السجده	الم
(۱۹)	۲۲	یٰسٓ	یسٓ
(۲۰)	۲۳	ص	ص
(۲۱)	۲۴	المومن	حـم
(۲۲)	۲۴	حم السجده	حـم
(۲۳)	۲۵	الشوریٰ	حـم
(۲۴)	۲۵	الشوریٰ	عسق
(۲۵)	۲۵	الزخرف	حـم
(۲٦)	۲۵	الدخان	حـم
(۲۷)	۲۵	الجا ثیه	حـم
(۲۸)	۲٦	الاحقاف	حـم
(۲۹)	۲٦	قٓ	ق
(۳۰)	۲۹	القلم	ن

ان مقطعات میں جو حروف تہجی آئے ہیں وہ پوری پوری آواز کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں ، اور الگ الگ پڑھے جانے کی وجہ سے حروف مقطعات کہلاتے ہیں ـ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جس طرح مقطعات ۱۴ ہیں اسی طـرح حروف مقطعات بھی ۱۴ ہیں ـ

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن (ا ح ر س ص ط ع ق ک ل م ن ہ ی) ـ ۱۴ حروف اور جس تعداد میں یہ حـروف مندرجه بالا ۲۹ سورتوں میں وارد ہوئے ہیں ان کا شمار درج ذیل ہے : ـ

(١)	ا	-	١٣ دفعه
(٢)	ح	-	۷ دفعه
(٣)	ر	-	٦ دفعه
(۴)	س	-	۵ دفعه
(۵)	ص	-	٣ دفعه
(٦)	ط	-	۴ دفعه
(۷)	ع	-	٢ دفعه
(٨)	ق	-	٢دفعه
(٩)	ک	-	١ دفعه
(١٠)	ل	-	١٣ دفعه
(١١)	م	-	١۷ دفعه
(١٢)	ن	-	١ دفعه
(١٣)	ه	-	٢ دفعه
(١۴)	ی	-	٢ دفعه

یه تمام حروف مقطعات سورة الفاتحه میں موجود هیں اور جو ٢١ حروف تہجی سورة الفاتحه میں موجود هیں ان میں حروف مقطعات مندرجه ذیل ترتیب سے شامل هیں :-

حروف سورة الفاتحه - ا ب ت ح د ذ ر س ص ض ط ع غ ق ک ل م ن و ه ی - ٢١ حروف تہجی

حروف مقطعات - ا - - ح - - ر س ص - ط ع - ق ک ل م - ه ی - ١۴ حروف

قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں میں وھی چودہ حـروف مقطعات لائے گئے ھیں جن سے اکثر اوقات کلام مرکب ھوا کرتا ھے ـ ان سب کو اگر ملا لیا جائے تو یہ عبارت بنتی ھے „ نص حکیم قاطع لہ سر „ ـ تعداد کے لحاظ سے یہ ۱۴ حروف ھیں اور جملہ حروف تہجی چونکہ ۲۸ ھیں اسلئے یہ کل کے آدھے ھوئے ـ چنانچہ یہ حروف جو لائے گئے ھیں ان حروف سے جو نہیں لائے گئے زیادہ فضیلت والے گردانے جاتے ھیں ـ مفسرین نے انھیں „ حروف نورانیہ „ کہا ھے اور اسی رعایت سے باقی ۱۴ حـروف کے لئے „ حـروف ظلمانیہ „ کی اصطلاح تجـویز کی گئی ھے ـ ان میں سے وہ سـات حروف یعنی ث ج ح ز ش ظ ف جـو حـروف مقطعات سے خارج ھیں اور سورة الفاتحہ مـیں بھی مـوجود نہیں انکو ظلمانیہ سفلیہ کہا جاتا ھے ، انھیں سواقط الفاتحہ بھی کہتے ھیں ، اور آخری بقیہ سات „ ظلمانیہ عـلویہ „ کے نام سے موسوم کئے گئے ھیں ـ

حروف مقطعات پڑھے تو جـاتے ھیں لیکن ترجمے میں انکے معنی نہیں کئے جـاتے ـ تفسیر معـارف القرآن میں مولانا مفتی محمـد شـفیع صاحب بیان کرتے ھیں کہ بعض مفسرین نے فرمایا ھے کہ یہ ان سورتوں کے نام ھیں اور بعض نے فرمایا ھے کہ یہ اسـماء الھیہ کے رمـوز ھیں ـ جمھور صحابہ ، تابعین اور عـلماء امت کے نزدیک راجح یہ ھے کہ یہ حـروف رمـوز اور اسرار ھیں جن کا مطلـب سوائے خدائے تعالی کے کسی کـو معـلوم نہیں ـ اور ھو سکتا ھے کہ رسـول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا عـلم بطور ایک راز کے دیا گیا ھو جس کی تبلیغ امت کیلئے روک دی گئی ھو ـ اسلئے

آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم سے بھی ان حروف کی تفسیر و تشریح میں کچھ منقول نہیں ۔

تفسیر نعیمی میں ھے ، حق تو یه ھے که حروف مقطعات کے معنی اللہ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ ھم کو چاھئیے که اسکے حق ھونے پر ایمان لے آئیں اور کہه دیں که اسکے معنی وہ ھیں جو اللہ تعالی نے بتائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم نے جانے ۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا که الم ان کلاموں میں سے ھے جنکے معنی کی خبر جبریل کو بھی نہیں ھوتی تھی ۔ جیسے ڈاکخانے کے ذریعے حکام کے پاس کچھ شاھی تاروں میں ایسے حروف آتے ھیں که جن کو خود تار لینے والا پوسٹ ماسٹر اور لانے والا تار بابو بھی نہیں سمجھتا ۔ لیکن جس حاکم کے پاس وہ تار جاتا ھے وہ اسے خوب سمجھتا ھے ۔ اس سے معلوم ھوا که رب تعالیٰ نے سب کچھ بتا کر حضور ﷺ کو بھیجا ورنه آپ ان متشابہات کے معنی ھر گز نه سمجھتے اور انکا نزول بیکار ھوتا ۔ نیز اللہ تعالی نے صلوۃ و زکوۃ وغیرہ ساری عبادات کا حکم دیا ، مگر کسی عبادت کی تفصیل بیان کی ، نه حضور ﷺ نے پوچھا که زکوۃ کتنے مال سے کتنی دیں ، کب دیں اور کیسے دیں ، بلکه بلا تامل صحابه کو ھر حکم قرآنی کی تفصیل سمجھا دی ۔ کلمه الم نے ھی حضورؐ کا عالم پیدا ھونا بتا دیا ، چنانچه روایات سے ثابت ھے که جب کھیعص نازل ھوئی اور حضرت جبریل نے عرض کیا " کاف " تو حضور صلی اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا ، میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا " ھا "

فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا „ یا „ ، فرمایا میں نے جان لیا۔ „پھر عرض کیا „ عین „ ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا „ صاد „ ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ حضرت جبریل نے عرض کیا که آپ نے کیا جان لیا مجھے تو کچھ خبر نه هوئی „ ۔

امام التفسیر قرطبی اپنی تفسیر میں بیان کرتے هیں „ عامر ، شعبی، سفیان ثوری اور محدثین کی ایک جماعت نے فرمایا هے که هر آسمانی کتاب میں الله تعالی کے کچھ رموز و اسرار هوتے هیں ۔ اسی طرح یه حروف مقطعه قرآن میں حق تعالیٰ کا راز هے ۔ اسلئے یه ان متشابهات میں سے هیں جن کا علم صرف حق تعالی کو هے ، همارے لئے ان پر بحث گفتگو بھی جائز نهیں ، مگر اسکے باوجود یه همارے فائدے سے خالی نهیں ۔ اول تو ان پر ایمان لانا پھر انکا پڑھنا همارے لئے کار ثواب هے ۔ دوسرے انکے پڑھنے کے معنوی فوائد و برکات هیں جو خواه همیں معلوم نه هوں مگر غیب سے همیں پهنچتے هیں ۔

حضرت صدیق اکبر ، فاروق اعظم ، عثمان غنی ، علی مرتضیٰ ، عبدالله بن مسعود وغیره جمهور صحابه کا ان حروف کے متعلق یهی عقیده تها که یه الله کے اسرار هیں ۔ همیں ان پر ایمان لانا چاهیے که یه الله تعالی کی طرف سے آئے هیں ۔ اور جس طرح آئے هیں انکی تلاوت کرنی چاهیے ۔ اور معنی معلوم کرنے کی فکر میں نه پڑنا چاهئیے ۔ ابن کثیر نے بھی قرطبی وغیره سے نقل کر کے اسی مضمون کو ترجیح دی هے ۔ اور بعض اکابر علماء سے جو انکے معنی منقول هیں تو اس سے صرف تمثیل و تنبیه اور تسهیل مقصود هے ، یه نهیں

که مراد حق تعالی یہی ھے ۔

تفسیر مظھری میں بیان کیا گیا ھے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن جریر نے بسند ضعیف بیان کیا ھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور آپ نے انکے روبرو سورۃ البقرہ پڑھی تو انھوں نے حساب لگا کر جی ھی جی میں کچھ شمار کر کے کہا کہ ھم ایسے دین میں کیونکر داخل ھو سکتے ھیں جسکے رواج کی مدت زیادہ سے زیادہ ۷۱ برس ھے کیونکہ الٓمٓ کے کل اعداد ابجد کے حساب سے ۷۱ ھوتے ھیں ۔ نبی کریم نے سنا تو مسکرا کر خاموش ھو گئے ۔ اس پر یہودیوں نے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ھو کر کہا کہ کیا اسکے علاوہ کچھ اور بھی آپ پر نازل ھوا ھے ۔ فرمایا ھاں المص ۔ الر ۔ المر ۔ یہ سن کر یہود بولے کہ ابو القاسم تم نے ھم کو اشتباہ میں ڈالدیا کیونکہ المص کے عدد ۱۶۱ اور الر کے عدد ۲۳۱ اور المر کے عدد ۲۷۱ ھوتے ھیں ۔ اب ھم سخت حیران ھیں کہ کس کو لیں اور کس کو چھوڑیں ۔

اکثر مفسرین نے حروف مقطعات کو الفاظ کا قائم مقام سمجھا ھے ، اور حروف سے بامعنی الفاظ کی طرف اشارہ کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ۔ یہ طریق تمام زبانوں میں مروج ھے ۔ قرآن مجید کی آیات کے نشان اور اوقاف میں تمام قراء اور حفاظ ” ط “ سے مطلق ۔ ” ج “ سے جائز وغیرہ مراد لیتے ھیں ۔ کتابت میں ” ص “ صلی اللہ علیہ وسلم اور ” رض “ رضی اللہ عنہ اور ” ع “ علیہ السلام کا مخفف ھیں ۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی اس طریق

اختصار پر حروف مقطعات استعمال کئے گئے ہیں ۔ آجکل انگریزی زبان میں تو اسکا رواج بہت زیادہ ہے ۔ مثلاً امتحانوں کے نام جیسے "ایف اے" ۔ "بی اے" ۔ "ایم اے" ، انجمنوں کے نام جیسے واپڈا ۔ یو این او ۔ یونیسکو وغیرہ وغیرہ ۔

تفسیروں میں عموماً حروف مقطعات کے معنی نہیں کئے جاتے حالانکہ بعض صحابہ سے ثابت ہے ۔ بعض علماء نے بطریق تاویل کچھ معنی کئے ہیں اور بعض بزرگوں نے اپنی کیفیات کے مطابق بالکشف کچھ سمجھا ہے ، جس کا واقعی ہونا محل نظر ہے ، پھر بھی انہیں مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے :۔

۱ ۔ الم ۔ حضرت ابن عباس سے اسکے معنی "انا اللہ اعلم" مروی ہیں یعنی "میں اللہ بہت جاننے والا ہوں" ۔

۲ ۔ المص ۔ "میں اللہ بہت جاننے والا بہترین فیصلہ کرنے والا ہوں" ۔ اس مقطعہ میں "الم" کے ساتھ "ص" کا اضافہ کیا گیا ہے ، جو صادق کے قائمقام ہے ، جیسا کہ ضحاک سے روایت ہے ، یا افضل کے قائمقام "یعنی بہترین فیصلہ کرنے والا" ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے ۔

۳ ۔ الر ۔ یہ مجموعہ حروف سورہ یونس کے علاوہ چار اور سورتوں کی ابتدا میں آتا ہے ، یعنی ہود ۱۱ ۔ یوسف ۱۲ ۔ ابراہیم ۱۴ اور الحجر ۱۵ ۔ یہ حروف "انا اللہ اریٰ" کے قائم مقام ہیں یعنی "میں اللہ دیکھتا ہوں" ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے ۔

۴ ـ المر ـ المر کے معنی حضرت ابن عباس سے مروی ھیں „ انا الله اعلم واریٰ „ ، یعنی „ میں الله خوب جانتا اور دیکھتا هوں „ ـ

۵ ـ کھیعص ـ حضرت ام هانی نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے ان حروف کے معانی کے سلسلے میں روایت کی ھے که اس سے مراد اسمائے الٰهی کا ف ، ها ، عالم ، صادق ھیں۔

اور ابن اثیر میں سعید بن جبیر کی تفسیر میں مذکور ھے کاف ، هاء ، یمین ، عزیز ، صادق ـ چنانچه اسکے معنی کافی هادی برکت والا عالم صادق ھیں ـ

٦ ـ طه ـ یعنی اے مرد (کامل) ـ بعض لغتوں میں „ یا رجل „ کی جگه بولا جاتا ھے یعنی اے مرد ـ اور اس کے اسم نکره رکھنے میں عظمت اور کمال کی طرف اشاره ھے ـ اور روح المعانی میں باب الاشاره میں ھے که طه کے عدد چوده ھیں اور یه مرتبه بدریه کی طرف اشاره ھے ، یا یه که نور محمّدی جس کا انکار کیا جائیگا چودھویں کے چاند کی طرح اپنے کمال کو پہنچے گا ، اور یه عجیب بات ھے که وه حق جو شروع میں ایک ھلال کی طرح تھا ٹھیک اپنے چودھویں سال میں یوں کمال کو پہنچا که اسکی قبولیت کو استحکام حاصل ھوا اور اسکے مخالفوں کی قوت و شوکت ٹوٹ گئی ـ

۷ ـ طسم ـ یه تین سورتوں کو جامع ھے ـ سورة شعراء اور قصص، جو طسم سے شروع ھوتی ھے اور سورة نمل جو طس

سے شروع ہوتی ہے ۔ محمد بن کعب سے مروی ہے کہ طا سے مراد ذی الطول اور س سے قدوس اور م سے رحمن ہے، لیکن اگر اسمائے الٰہی کا ان حروف کو قائم مقام سمجھا جائے تو س اور م سے مراد سمیع اور علیم ہو سکتا ہے کہ یہ دو اسماء اکثر اکٹھے آتے ہیں ۔ لیکن جب ان تینوں سورتوں کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تینوں میں حضرت موسیٰ اور ان کے قصہ کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے ، جس سے نبی کریم ﷺ کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے ، یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحی جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی قرآن کریم کے لئے بطور تمہید کے تھی ۔ چنانچہ اس مضمون کو کھول کر اس مجموعہ کی آخری سورہ القصص میں بیان کیا ہے اور اس کے پانچویں رکوع میں نہایت وضاحت سے یہ ذکر کیا ہے ۔ اس لئے ان حروف میں اشارہ اسی وحی کی طرف معلوم ہوتا ہے جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور یوں طا سے مراد طور ۔ س سے مراد سینا ۔ م سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہے ۔ گویا فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس وحی پر غور کرو جو موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پر نازل ہوئی ۔

۸ ۔ طس ۔ طور سینا کی وحی پر غور کرو ۔

۹ ۔ یٰس ۔ اے انسان (کامل) ، حضرت ابن عباس سے اسکے

معنی „ اے انسان „ مــروی هیں ، اور بعـض روایات میں هے که اسکے یه معنی لغت حبش یا لغت طے میں هیں ، اور بعض نے اسے اسـمائے الله یا اســمائے قرآن یا اسمائے رســول صلی الله علیه وسلم میں سے کہا هے ، اور هــو سکتا هے که س مقطعات کے طور پر انسان میں سے لیا گیا هو اور انسان کا لفظ نکــره لانے سے آپ کے کمال انسانیت کی طرف اشاره کرنا مقصود هو ـ

۱۰ ـ ص ـ الله صادق هے ـ اسکی تفسیر ضحاک سے „ صدق الله„ مروی هے ، اور بعـض نے „ صدود الکفار عن القرآن „ مراد لیا هے ، یعـنی کفــار کا قرآن سے رکنا ، لیکن سیاق پہلے معنی کــو چاهتا هے ـ

۱۱ ـ حـم ـ (الله تعالی) بےانتهــا رحـم والا هے ـ بعض کے نزدیک اسکے معنی „ قضیٰ ما هو کائن „ یعنی „ جو کچھ هونے والا هے اس کا فیصله هو چکا „ ـ اور حضرت ابن عـباس سے اس کی تفـسیر میں تین قــول آئے هیں ، ایک یه که یه الله کا اســم اعظم هے ، دوسرا یه کــه یه قسـم هے ، اور تیسرا یه که یه الرحمن کے حروف هیں ـ اور وه سات سورتیں جن کے ابتداء میں حــم آتا هے ، یعنی المومن ـ حم سجده ـ الشوری ـ الزخـرف ـ الـدخــان ـ الجاثیـه اور الاحقاف ، یه آل حم یا ذوات حم کہلاتی هیں ـ اور ابن مسعود کا قول هے که آل حم قرآن کا دیباچه هیں ـ

۱۲ ـ حمٓ عسٓق ـ (الله تعالی) بےانتها رحم والا هے ، جاننے والا

سننے والا قادر ہے ۔ مفسرین عسق کے بارے میں خاموش ہیں ۔ ابن جریر نے حذیفہ سے ایک روایت بیان کی ہے جو ان حروف کو آنے والے فتنوں پر منطبق کرتے ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے ایک روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ س ہر ایک فرقہ کی عمر ہے جو ہونے والا ہے ، اور ق ہر ایک جماعت ہے جو ہونے والی ہے ۔ بعض کے نزدیک یہ حروف اسمائے الٰہی کے قائم مقام ہیں ، یعنی ع علیم ، س سمیع اور ق قادر کی جگہ ، اور پہلی آیت میں حم رحمان کی جگہ ہے ۔

۱۳ ۔ ق ۔ (اللہ سب باتوں پر) قادر ہے ۔ ق کے متعلق ابن جریر میں تین قول لکھے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے ، قرآن کے اسماء مس سے ہے ، زمین کے اردگرد ایک پہاڑ ہے ۔ مگر اس تیسری بات کو تو سیاق سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور روح المعانی میں ایک قول نقل کیا ہے کہ جبل قاف کا (جس کے بہت طویل قصے بنائے گئے ہیں) کوئی وجود نہیں اور پہلا قول جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے وہی صحیح ہے ۔

۱۴ ۔ ن ۔ دوات (گواہ ہے) ۔ نون کے معنی مچھلی ہیں ، اور یہاں ن کے معنی حسن اور قتادہ سے دوات مروی ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے حوت مروی ہے اور زہری کا قول ہے کہ اس سے مراد دوات یا حوت ہوتے تو نون لکھا جاتا نہ کہ ن ۔ ابن جریر میں ایک قول مروی ہے کہ اس سے مراد

لوح نور ہے یعنی نورانی تختی ۔

تفہیم القرآن جلد ۱ میں مولانا سید ابو الا علی مودودی کی رائے یہ ہے کہ جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا تھا اس دور کے اسالیب بیان میں اسطرح کے حروف مقطعات کا استعمال عام طور پر معروف تھا ۔ خطباء اور شعراء دونوں اس اسلوب سے کام لیتے تھے ۔ چنانچہ اب بھی کلام جاهلیت کے جو نمونے محفوظ ہیں ان میں اسکی مثالیں ہمیں ملتی ہیں ۔ اس استعمال عام کی وجہ سے یہ مقطعات کوئی چیستاں نہ تھے جسکو بولنے والے کے سوا کوئی نہ سمجھتا ہو بلکہ سامعین بالعموم جانتے تھے کہ ان سے مراد کیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے خلاف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمعصر مخالفین میں سے کسی سے بھی ایسی کوئی روایت منقول نہیں کہ انہوں نے آنحضرت سے انکے معنیٰ پوچھے ہوں ۔ بعد میں یہ اسلوب عربی زبان میں متروک ہوتا چلا گیا اور اس بنا پر مفسرین کیلئے انکے معانی متعین کرنا مشکل ہو گیا لیکن یہ ظاہر ہے کہ نہ تو ان حروف کا مفہوم سمجھنے پر قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کا انحصار ہے اور نہ یہی بات ہے کہ اگر کوئی شخص انکے معنی نہ جانے گا تو اسکے راہ راست پانے میں کوئی نقص رہ جائیگا ۔ لہذا ایک عام ناظر کیلئے کچھ ضروری نہیں ہے کہ وہ ان کے معانی کی تحقیق میں سرگرداں رہے ۔

یہی رائے جناب محمد علی صدیقی کاندھلوی صاحب نے اپنی تفسیر معالم القرآن میں درج کی ہے ۔

مآخذ

۱ ۔ تفسیر معارف القرآن مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع ۔
۲ ۔ تفسیر حقانی مولفہ مولانا ابو محمد عبدالحق الحقانی دهلوی ۔
۳ ۔ تفہیم القرآن مولفہ مولانا سید ابو اعلی مودودی ۔
۴ ۔ تفسیر ابن کثیر مولفہ علامہ ابن کثیر ۔
۵ ۔ تفسیر نعیمی مولفہ علامہ احمد یار خاں نعیمی ۔
٦ ۔ فیوض القرآن مرتبہ ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی ۔
۷ ۔ تفسیر مظہری مرتبہ علامہ قاضی ثنا اللہ پانی پتی ۔
۸ ۔ درس القرآن ۔ ادارہ اصلاح و تبلیغ ۔
۹ ۔ اردو دائرہ معارف مرتبہ درسی قرآن بورد ، اسلامیہ جلد ۸ ۔
۱۰ ۔ بیان القرآن مرتبہ مولانا محمد علی ۔
۱۱ ۔ مقطعات قرآنی مولفہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل پانی پتی ۔
۱۲ ۔ معالم القرآن مولفہ محمد علی صدیقی کاندھلوی ۔
۱۳ ۔ اعداد القرآن مرتبہ مولانا ابو الکلام آزاد ۔
۱۴ ۔ ترجمان القرآن مرتبہ مولانا ابو الکلام آزاد ۔